مضاربت میں نقصان کیا ہے اور اس کے اصول کیا ہیں؟

مجیب: مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضانِ مدینہ اگست 2022ء

دارالافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ زید کاروبار کرنے کے لئے بکر کو پانچ لاکھ روپے دے اور طے یہ کرے کہ نفع ہمارے درمیان آدھا آدھا تقسیم ہو گا اور نقصان میں بھی ہم دونوں برابر کے ہی شریک ہوں گے تو کیا اس صورت میں یہ کاروبار کرنا درست ہے؟ اور اس سودے میں نقصان کب رَبُّ المال (Investor) کی طرف لوٹے گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

اولاً تو یہ یاد رہے کہ ایک شخص کی رقم ہو اور دوسرے کی فقط محنت ہو تو شرعی اصطلاح میں کاروبار کے اس طریقۂ کار کو "مضاربت" کہتے ہیں۔ مضاربت میں نقصان کا اصول یہ ہے کہ مُضارِب فقط اپنی کوتاہی سے ہونے والے نقصان کا ذمّہ دار ہوتا ہے مطلقاً نقصان کی شرط اس کے ذمہ لگانا درست نہیں کہ یہ شرط ہی سرے سے باطل ہے۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے: "مضارب کے ذمہ نقصان کی شرط باطل ہے وہ اپنی تعدِّی و دست درازی و تضییع کے سوا کسی نقصان کا ذمہ دار نہیں جو نقصان واقع ہو سب صاحبِ مال کی طرف رہے گا۔" (فتاوی رضویہ، 131/19)

بہارِ شریعت میں ہے: "اگر (مضاربت میں لگائی گئی) اس شرط سے نفع میں جہالت نہ ہو تو وہ شرط ہی فاسد ہے اور مضارَبت صحیح ہے مثلاً یہ کہ نقصان جو کچھ ہو گا وہ مضارِب کے ذمہ ہو گا یا دونوں کے ذمہ ڈالا جائے گا۔" (بہارشریعت، 3/3)

ماقبل تفصیل کی روشنی میں پوچھی گئی صورت میں اگر مضارب (Working Partner) کی کوتاہی کے بغیر رَاسُ المال (Capital) میں نقصان ہو جاتا ہے تو یہ نقصان رَبُّ المال (Investor) کا ہو گا۔

لہٰذا پوچھی گئی صورت میں زید کا بکر مضارب کو نقصان میں برابر شریک کرنے کی شرط لگانا باطل و بے اثر ہے، لیکن اس باطل شرط کی وجہ سے مضاربت فاسد نہیں ہو گی۔

رہا یہ سوال کہ مضاربت میں نقصان ہے کیا؟ اور وہ کب رب المال (Investor) کی طرف لوٹتا ہے تو اس بارے میں واقعی بہت غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں جیسا کہ بعض اوقات مطلقاً نفع کی کمی کو بھی نقصان سمجھ لیا جاتا ہے، حالانکہ یہ درست نہیں۔ مضاربت میں کون سا نقصان رب المال پر آئے گا اس تعلق سے تین صورتوں کو سامنے رکھنا ضروری ہے۔

(1) اوّلاً ہونے والے نقصان کو کاروباری نفع سے پورا کیا جائے گا۔ لہٰذا اس صورت میں نقصان پورا کرنے کے بعد نفع میں سے اگر کچھ بچتا ہے تو وہ فریقین میں طے شدہ تناسب سے تقسیم کر دیا جائے گا، نفع نہ بچنے کی صورت میں کسی فریق کو نفع کے طور پر کچھ بھی نہیں ملے گا۔

(2) اگر فریقین دورانِ کاروبار حساب کر کے نفع تقسیم کر لیتے ہیں اور مضاربت کو حسبِ دستور باقی رکھتے ہیں تو اب نقصان ہونے کی صورت میں یہ سابقہ تقسیم شدہ نفع واپس لے کر اوّلاً اس نفع سے نقصان کی تلافی کی جائے گی تاکہ راس المال (Capital) نقصان سے محفوظ رہے۔ یہاں فقہائے کرام نے یہ نکتہ بیان فرمایا ہے کہ اگر عقدِ مضاربت کو ایک مخصوص وقت کے لئے کیا جائے مثلاً چھ ماہ یا سال، پھر جاری رکھنا ہو تو دوبارہ معاہدہ کر لیا جائے تو یوں دوبارہ عقد ہونے کی صورت میں نقصان ہونے پر سابقہ عقد کے نفع سے نقصان پورا نہیں کیا جائے گا۔

(3) بالفرض اگر نفع میں سے کسی بھی صورت نقصان پورا نہ ہو سکے تو اب اس نقصان کو راس المال Capital) (کی جانب پھیرا جائے گا۔ اس صورت میں یہ نقصان رب المال (Investor) برداشت کرے گا اور مضارب کی فقط محنت ضائع ہو گی، راس المال (Capital) میں ہونے والے نقصان میں مضارب Working Partner) (کو شریک نہیں کیا جا سکتا۔

مضاربت میں ہونے والا نقصان اولاً نفع سے پورا کریں گے اس بات کی مکمل وضاحت کرتے ہوئے صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ بہارِ شریعت میں فرماتے ہیں: ”مالِ مضاربت سے جو کچھ ہلاک اور ضائع ہو گا وہ نفع کی طرف شمار ہو گا راس المال میں نقصانات کو نہیں شمار کیا جا سکتا مثلاً سو روپے تھے تجارت میں بیس 20 روپے کا نفع ہوا اور دس 10 روپے ضائع ہو گئے تو یہ نفع میں منہا کیے جائیں گے یعنی اب دس 10 ہی روپے نفع کے باقی ہیں اگر نقصان اتنا ہوا کہ نفع اُس کو پورا نہیں کر سکتا مثلاً بیس 20 نفع کے ہیں اور پچاس 50 کا نقصان ہوا تو یہ نقصان راس المال میں ہو گا مضارِب سے کُل یا نصف نہیں لے سکتا کیونکہ وہ امین ہے اور امین پر ضمان نہیں اگرچہ وہ نقصان مضارِب کے ہی فعل

سے ہوا ہو۔ ہاں اگر جان بوجھ کر قصداً اُس نے نقصان پہنچایا مثلاً شیشہ کی چیز قصداً اُس نے پٹک دی۔ اس صورت میں تاوان دینا ہوگا کہ اس کی اُسے اجازت نہ تھی۔۔۔ رب المال و مضارِب دونوں سال پر یا ششماہی یا ماہوار حساب کر کے نفع تقسیم کرلیتے ہیں اور مضاربت کو حسبِ دستور باقی رکھتے ہیں اس کے بعد کُل مال یا بعض مال ہلاک ہو جائے تو دونوں نفع کی اتنی اتنی مقدار واپس کریں کہ راس المال پورا ہو جائے اور اگر سارا نفع واپس کرنے پر بھی راس المال پورا نہیں ہوتا تو سارا نفع واپس کر کے مالک کو دے دیں اس کے بعد جو اور کمی رہ گئی ہے اُس کا تاوان نہیں۔" (بہار شریعت، 3/19،20)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net